(Mood Method in Homoeopathy)

کرانک کیس کو حل کرنے کے لئے موڈ میتھڈ

ماجد حسین صابری ہومیوپیتھ
03494143244

Saturday, 20 June, 2020

[دوسرا ایڈیشن]

کرانک امراض کی دواء تلاش کرنے میں ہر ہومیوڈاکٹر کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔اس کو Method کہتے ہیں۔الحمدللہ،اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے میں 99% کرانک مریض کی درست دواء تک پہنچ جاتا ہوں۔ میرا Method کامل،آسان فہم، دواء تک جلد رسائی کروانے والااور روح ہومیوپیتھی کے مطابق ہے۔ یہ Mood Method ہے۔ فی الوقت میں یہ Method اپنے شاگردوں کو سیکھا رہا ہوں۔ غور و فکر کے بعد اس کو تحریری شکل میں اپنے شاگردوں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ تاکہ انہیں مجھ سے اس طریقہ کے بارے میں بار بار پوچھنا نہ پڑے۔ اگر آپ کلاسیکل سنگل ریمڈی ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں تو یہ مضمون پڑھیں،اور اس Mood Method کو اپنے کرانک کیسز میں اپلائی کرکے کلاسیکل ڈاکٹر بن جائیں۔ اگر آپ اپنی کمائی کمبینیشن کمپنیوں کو دینا چاہتے ہیں تو یہ مضمون آپ کے لئے بالکل نہیں ہے۔

1. موڈ میتھڈ کا نام کیسے منتخب کیا گیا؟

سب سے قبل میں نے مسلسل کچھ دن اس پر غور و فکر کیا کہ میں اپنے Method کو کون سا نام دوں۔ نام ایسا ہو، جو میرے مکمل طریقہ کار کی عکاسی کرے، عام فہم ہو، اور آسانی سے بولا جاسکے۔ آخر کار تین دن کے غور و فکر اور تحقیق کے بعد میں نے اپنے مکمل طریقہ کار کو Mood Method کا نام دیا ہے۔اس کو اردو میں "مزاجی طریقہ کار" کہا جائے گا۔ Mood مزاج کو کہتے ہیں۔ Method طریقہ کار کو کہا جاتا ہے۔ میں نے اپنے ہر لیکچر اور تحریر میں "مزاج" کا لفظ بولا ہے، اور مزاجی ادویہ پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ اکثر ڈاکٹروں نے شروع شروع میں مجھ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ "صابری صاحب ! آپ ہومیوپیتھک میں مزاج کہا سے لے آئے ہیں؟ یہ تو طب یونانی کا طریقہ کار ہے، ہومیوپیتھک میں صرف مجموعی علامات کا اعتبار ہوتا ہے"۔ میں نے ان مطالعہ سے بھاگے ہوئے سند یافتہ عطائی ڈاکٹروں کو ایلن، نیش لیڈر، کینٹ اور جارج وتھالکس کے مٹیریا میڈیکا پڑھنے کو کہا۔ نیز ان سے یہ کہا کہ "کانسٹی ٹیوشنل ریمیدی" سے مراد "مزاجی دواء" ہی ہوتی ہے۔ اس طرح ان کی زبانوں پر مہر لگی۔ الحمد للہ مزاج کی بنیاد پر دواء کا انتخاب پاکستان میں صرف میری طرف ہی منسوب کیا جاتا ہے۔ میں بھی اس طریقہ کا دلدادہ ہوں۔ اس لئے میں نے اپنے طریقہ تشخیص الامراض کو "Mood Method" کا نام دیا ہے۔ یہ حقیقت میں طریقہ تشخیص صاحب الامراض ہے۔ الحمد للہ، میں نے اس طریقہ پر سب سے زیادہ محنت کی ہے۔ مخلوق خدا کی خیر خواہی کے لئے یہ طریقہ کار میں مستقل لکھ بھی رہا ہوں۔ الحمد للہ چار ڈاکٹرز نے مجھ سے یہ طریقہ کار سیکھ بھی لیا ہے۔ وہ ڈاکٹر خالد تنویر بھاولپور، ڈاکٹر زاہد اقبال ستراہ، ڈاکٹر زیب النساء گجرات، اور ڈاکٹر ارسہ گجرات ہیں۔ مزید 90 کوالیفائیڈ ڈاکٹرز مجھ سے یہ طریقہ کار سیکھ رہے ہیں، الحمد للہ۔ اگر آپ بھی سیکھنا چاہتے ہیں تو میرے وٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہو سکتے ہیں۔ گروپ ہونے کے لئے آپ مجھے دن 2 بجے کال کر سکتے ہیں۔

2. Mood Method کی بنیاد کیا ہے؟

Mood Method کی بنیاد اس بات پر ہے کہ: اللہ رب العزت نے ہر انسان کو ایک نیچر، مزاج، شخصیت اور الگ پہچان پر پیدا کیا ہے۔ یہ نیچر اچھی اور بری صفات، کچھ عادات، سوچ کے مرکز، کھانے پینے میں پسند اور ناپسند، گرمی اور سردی کے تاثرات وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر انسان 100% صرف ان ہی کرانک بیماریوں میں مبتلاء ہوتا ہے جو اس کا مزاج ہے۔ ایک ہی مزاج رکھنے والے انسان بے شمار ہیں۔ اگر آپ کا مزاج کلکیریا کارب ہے، تو دنیا میں اور بھی کلکیریا کارب مزاج کے انسان موجود ہیں۔ آپ ان ہی کرانک امراض میں مبتلاء ہوں گے، جن میں دوسرے کلکیریا کارب مزاج انسان مبتلاء ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہومیوپیتھی کو قدرتی طریقہ علاج کہا جاتا ہے۔ اکیوٹ امراض کا تعلق مزاج کے ساتھ نہیں بلکہ حوادثات کے ساتھ ہوتا ہے۔ اکیوٹ امراض ہر مزاج کے انسان کو یکساں لگا کرتی ہیں۔ جیسا کہ بخار، سردی، ملیریا، موشن، قے، دردسر، جسم درد، دانت درد، لوبی پی، ہائی بی پی وغیرہ۔

3. Mood Method کی خوبیاں اور فوائد کیا ہیں؟

الحمد للہ، اس Mood Method کے بے شمار فوائد اور خوبیاں ہیں۔ ان سب کو بالترتیب ذکر کرتا ہوں۔ اللہ توفیق حق عطاء فرمائے۔ اللھم زدنی علما۔

1. کامیابی کی شرح کا زیادہ ہونا:

اس میں کامیابی کے چانس اور مریض کی دواء میں غلطی کے امکان نہ ہونے کے برابر ہیں۔

2. ہر قسم کی محنت سے آزادی کی ضمانت :

جب آپ صرف ایک سال محنت شاقہ کرکے اس کو اچھی طرح سے سیکھ لیں گے، تو آپ کو میٹیریا میڈیکا، ریپرٹری اور فلاسفی کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی بلکہ ان کو دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔آپ آزاد ہو جائیں گے۔ یہ اصل کامیابی ہے۔الحمد للہ آج 6 ماہ سے میں نے ریپرٹری اور میٹیریا میڈ کا کو دیکھے بغیر ہی بے شمار کیسز حل کیئے ہیں۔اللہ آپ کو بھی یہ قابلیت عطاء فرمائے۔

3. شارٹ کٹ :

سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ طریقہ کار سب سے زیادہ شارٹ کٹ ہے۔اس طریقہ کی مدد سے آپ چہرہ شناسی کے ماہر ہو جائیں گے۔ مریض کا چہرہ دیکھ کر اور کچھ اہم سوالات پوچھ کر آپ اس کی کرانک امراض کی دواء دینے پر قادر ہو جائیں گے۔

4. لوگوں کی نفسیات کا علم حاصل ہونا :

اس طریقہ کار پر عبور اور ملکہ حاصل کرنے سے آپ تمام انسانوں کی نفسیات، صفات، عادات، اخلاق، ترجیحات، اور سوچ کے مرکز کو نہ صرف اچھی طرح سے جان جائیں گے، بلکہ آپ اپنے قرب وجوار کے لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جان سکیں گے۔ معاشرہ میں آپ کی زندگی آسان ہو جائے گی۔آپ حقیقی معنی میں سائیکولوجیسٹ بن جائیں گے۔اس طرح آپ لوگوں کی بری صفات اور عادات کا ہومیو پیتھک کی "مزاجی ادویہ" سے علاج بھی کر سکے گے۔

5. آسان فہم ہونا:

Mood Method بہت ہی آسان فہم اور جلد سمجھ میں آنے والا ہے۔ایک عام انسان بھی اسے سیکھ سکتا ہے،اور اسے اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔یہ طریقہ ہر ایک کو سمجھایا بھی جاسکتا ہے۔باقی تمام طریقے بہت ہی مشکل اور نہ سمجھ میں آنے والے ہیں۔اکثر طریقے ایسے ہیں کہ جس نے ایجاد کیا وہ ہی سمجھ سکا۔باقی لوگ نہ سمجھ سکے۔ان شاء اللہ، یہ طریقہ کار نسلوں تک چلے گا۔اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ سے قبول و منظور فرمائے،اور میرے لئے اخری ترقی وکامیابی کا ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ یارب العالمین۔

6. ہانیمن کے طریقہ کے سب سے زیادہ قریب ہونا:

میرا طریقہ ہانیمن کے طریقہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔باقی تمام طریقے ہانیمن کے طریقہ کے بہت دور ہیں۔ہانیمن کا طریقہ دواء کا انتخاب "مجموعی علامات" کی بنیاد پر کرنا ہے۔میرے طریقہ میں مریض کی مجموعی علامات لینے کے بعد ایسی مزاجی دواء نکالی جاتی ہے جو اس کی مجموعی امراض وعلامات پر حاوی ہوتی ہے۔

7. اس طریقہ کار کی جامعیت اور آفاقیت:

میں نے اس طریقہ کار میں طب یونانی، نظریہ مفرد الاعضاء، مٹیریا میڈکا، ریپرٹری، میازم، اور فطرتی مزاج کو جمع کیا ہے۔مریض کے اخلاط اربعہ کا بھی لحاظ کیا گیا ہے۔اس کی تحریک کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔مٹیریا میڈیکا سے علامات کی تصدیق کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ریپرٹری کو بھی گروپ بندی کے معاملہ میں مدد لینے کو کہا

ہے۔ دواء اور مریض کے میازم کے ایک ہونے کو بھی ضروری کہا ہے۔ انسان کے فطری مزاج جیسا کہ چڑچڑا ہونا، صفائی پسند ہونا، منفی سوچ کا مالک ہونا، کا بھی بہت خیال رکھا گیا ہے۔ یہ میرے Mood Method کی جامعیت ہے۔ شکر الحمد للہ۔

8. تمام طریقہ تشخیص کو جمع کرنا:

یہ ایک ایسا نظام ہے جو انوکھا ہے۔ اس کے ڈیزائن کو طلباء اور پریکٹیشنرز کامیابی کے ساتھ سیکھ سکتے ہیں، اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ اس طریقہ کار نے ہومیوپیتھی میں پرانے اور نئے دونوں طریقوں کو اکٹھا کیا ہے۔ اس نے ایک آفاقی پلیٹ فارم قائم کیا ہے، جہاں ہومیوپیتھی میں تمام طریقوں کا خیر مقدم کیا جاتا ہے، اور مرض کی بازیابی میں مدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ آپ کو اس طریقہ کار میں ویلکم ہے۔

9. جدت اور نئی تحقیق

پہلی بار اس طریقہ کار میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام انسانوں کی مزاجی ادویہ صرف 100 ہیں۔ اس سب علاج ان ہی میں موجود ہے۔ اس سے قبل آپ نے یہ سنا ہوگا کہ کانسٹی ٹیوشنل ریمڈی ہوتی ہیں۔ مگر آپ کو یہ علم نہیں ہوگا کہ وہ کتنی اور کون کون سی ہیں۔ اس طریقہ کار میں ان سب کو مکمل بیان کیا جا چکا ہے۔ میں نے اس پر 100 مزاجی ادویہ والا مضمون لکھا ہے۔ آپ وہ پڑھ سکتے ہیں۔ وہ میرے "کامل ہومیوپیتھک کلینک" والی فیس بک پیج پر موجود ہے۔

4. Mood Method کیا ہے؟:

یہ Mood Method 11 اصولوں پر مشتمل ہے۔ وہ یہ ہیں:

1 ہمدردی اور ذوق:

مریضوں کی خیر خواہی کا جذبہ اور ان سے ہمدردی ہونی چاہیئے۔ دل میں اس امر کا ذوق ہونا چاہیئے کہ آپ اللہ کے حکم سے مریض کو شفاء دے سکیں۔

2 وقت اور اولین ترجیح:

اس قانون پر عمل کرکے کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت سا وقت درکار ہوگا۔ اس لئے آپ کے پاس وقت بھی ہو کہ آپ اس کو اپنے اوپر لاگو کر سکیں۔ اس طریقہ کار کو سمجھنے کر مریضوں کا علاج کرنے کے لئے ایک سال بہت محنت کرنی پڑے گی۔ محنت کرنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ جب تک آپ کسی چیز کو دل سے نہ چاہیں، جنون کی حد تک طلب نہ کریں، اپنا پورا وقت اسے نہ دیں، اسے اولین حیثیت نہ دیں، اس کو اول ترجیح (first priority) نہ ریں گے۔ اس کی طرف ہمہ تن متوجہ نہ ہو، اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہ بنائیں گے، اپنی مالک، جان، وقت اور کھانا اس پر قربان نہ کریں گے، تب تک وہ چیز آپ کو نہیں ملے گی۔ ہومیوپیتھک بھی ایک پیشہ اور ہنر ہے۔ اس کو بھی وقت دے کر سیکھنا پڑتا ہے۔

3 مطالعہ:

دوستو! اس قانون سے علاج کرنے کے لئے سب سے قبل آپ کے لئے مٹیریا میڈیکا کا بھرپور مطالعہ کرنا ضروری ہے۔آپ کم از کم 41 بار مٹیریا میڈیکا کا مطالعہ اس نیت سے کریں کہ آپ کو خواص الادویہ ، مرکزی علامات، اسباب، کلیدی علامات، اور ادویہ کا تقابلی جائزہ کرنا آجائے۔ مطالعہ اس حد تک کریں کہ خواب میں بھی آپ مطالعہ کر رہے ہوں۔آپ سب سے قبل کاشی رام انسائیکلوپیڈیا سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں۔پھر ایلن کی نوٹس سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں۔ پھر نیش لیڈر کے مٹیریا میڈکا سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں۔ پھر کینٹ لیکچرز سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں۔ پھر ایسنس آف مٹیریا میڈیکا (جارج وتھالکس مٹیریا میڈکا) سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں۔ پھر میرے مضمون "100 مزاجی ادویہ اور کلیدی علامات" سے 100 مزاجی ادویہ کا کم از کم 3 بار سٹڈی کریں (میرا مضمون ماقبل 5 کتابوں اور میرے تجربات، مشاہدات و تحقیقات کا خلاصہ ہے)۔ساتھ یوٹیوب سے میرا 100 مزاجی ادوہ والے لیکچر بھی سنیں۔ان میں بہت کچھ ہے۔ مطالعہ کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ: پہلے ایک دواء کو آہستگی سے پڑھیں، پھر سمجھیں، پھر یاد کریں، پھر دہرائیں، پھر آگے والی دواء پڑھیں۔اگر ہوسکے تو اپنے کسی دوست کو سنائیں۔ یا دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ: پہلے ایک دواء کو ان تمام کتب سے پڑھیں، سمجھیں، یاد کریں، کسی دوست کے ساتھ تکرار کریں، پھر دوسری پھر تیسری علی ھذاالقیاس۔اس طرح کم از کم 3 بار پڑہیں۔ان شاء اللہ اس طرح آپ کو 100 مزاجی ادویہ خوب یاد ہو جائیں گی۔اہم باتوں کو اورنج کلر سے ہائی لائیٹ کریں۔دوستو علم سیکھنے سے آتا ہے۔العلم بالتعلم،الحلم بالتحلم،الصبر بالتصبر-ہماری ڈاکٹرز کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی علم کلاس میں ڈال کر پلادے۔ہمیں محنت نہ کرنی پڑے۔اس سوچ کو بدلیں، اور محنت کریں۔

4 کیس ٹیکنگ:

کسی بھی کیس کو حل کرنے کے لئے اس کی عمدہ اور جامع کیس ٹیکنگ کرنا بھی اشد ضروری ہے۔آج ہر سٹوڈنٹ اور ڈاکٹر کی زبان پر کیس ٹیکنگ کا لفظ موجو ہے اور وہ اس کی اہمیت سے واقف ہیں۔ سب یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی کیس ٹیکنگ سکھادے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارے اکثر ڈاکٹرز کیس ٹیکنگ نہیں کرتے، اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کیس ٹیکنگ کے بغیر ہی مریض کی درست دواء مل جائے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔آپ یہ یقین جانیں کہ ''نصف کیس عمدہ کیس ٹیکنگ سے ہی حل ہو جاتا ہے''۔ایک مریض کی کیس ٹیکنگ میں شروع شروع میں 3 دن لگتے ہیں۔ یہ وقت کم ہوتے ہوتے 45 منٹ پر آجاتا ہے۔اس سے نیچے نہیں جاتا۔ میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ شروع کے چند کیس کم از کم ایک ایک ہفتے میں حل کریں۔ کچھ دن کیس نوٹ کرنے میں لگائیں، کچھ دن کیس یاد کرنے میں، کچھ دن ریپر ٹرائیز کرنے میں، ایک دن اس دواء کا 5 مٹیریا میڈکا سے مطالعہ کرنے میں لگائیں۔ آخر میں اپنے استاد سے مشاورت بھی کریں۔اس طرح جب 21 کرانک کیس ڈیل کر لیں گے تو معاملہ بہت ہی آسان ہو جائے گا۔ **کیس ٹیکنگ کے لئے میرا کیس ٹیکنگ فارم بہترین رہے گا۔آپ کو یہ میرے فیس بک پیج ''کامل ہومیو پیتھک کلینک'' سے مل جائے گا۔یہ فارم میرے تین سال کی محنت شاقہ ہے۔ان شاء اللہ آپ کو اس سے بہت نفع حاصل ہوگا۔** کیس خود ہی نوٹ کریں۔ مریض کو کیس ٹیکنگ فارم نہ دیں۔ جب آپ کو کیس ٹیکنگ پر عبور حاصل ہو جائے تو اپنا اسسٹنٹ رکھ لیں۔ نوٹ: یہ بات خوب یاد رکھیں کہ کرانک مریض کی ایک ہی بار کیس ٹیکنگ ہوا کرتی ہے۔اس کے بعد وہ جتنی بار بھی آپ کے کلینک پر آئے گا، تو اس کی کیس ٹیکنگ نہیں ہوگی۔ بار بار ناقص کیس ٹیکنگ سے بہتر ہے کہ اپنا وقت بچائیں، اور ایک ہی بار میں تسلی شدہ کیس ٹیکنگ کرلیں۔ مریض کو ذلیل نہ کریں۔ جو مریض زیادہ جلدی میں ہو، اسے ''اللہ حافظ'' کہیں۔

5 کیس لکھنا:

مریض کی دواء تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کیس کو لکھنااور ریکارڈ کرنا بھی ضروری ہے۔لکھنے سے کیس ہمیشہ کے لئے یاد ہو جاتا ہے۔ریکارڈ کرنا اس لئے ضروری ہے کہ مریض کی آواز اور انداز بیان محفوظ ہو جاتا ہے۔آواز شناسائی سے بھی کیس حل ہوا کرتے ہیں۔ کیس ہمیشہ مختصر اور صاف لکھیں۔ مریض کی زبان ،چہرے، اور حلق کی پکچر بنالیں، اور 2 منٹ کی وڈیو بھی بنالیں۔

6 مریض کی سمجھ:

اپنی قابلیت کو بڑھانے اور بہتریں کلاسیکل ڈاکٹر بننے کے لئے مریض کو یاد کرنا اور سمجھنا اشد ضروری ہے۔ مریض کی بیان کردہ ہر بات کو دوسری بات کے ساتھ ملانا، اور ترتیب دینا ضروری ہے۔ شروع شروع میں ایک ایک مریض کو سمجھنے میں ایک ایک دن لگتا ہے۔جب آپ 21 مریضوں کو سمجھ جاتے ہیں تو معاملہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔ مریض کی بیان کردہ تمام علامات کو حفظ کرنا، پہلے ایک سال اشد ضروری ہوتا ہے۔آپ یہ بات اچھی طرح سے یاد کرلیں کہ مریض کی علامات کو یاد کرنا فضول نہیں ہے۔آپ مریض کی نہیں بلکہ ایک ہومیوپیتھک دواء کی علامات کو یاد کر رہے ہیں۔جب اس کی مزاجی دواء مل جائے گی تو اس دواء میں مریض کی بیان کردہ اکثر علامات کا ذکر ہوگا۔آپ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ مریض اور دواء کی علامات ایک جیسی ہی ہیں۔اس طرح ایک دواء یاد ہو جائے گی۔ جب آپ کو 100 مزاجی ادویہ یاد ہو جائیں گی تو آپ کی محنت بہت کم ہو جائے گی۔اب مریض کو یاد کرنے کی بالکل ضرورت نہ ہوگی۔ دوستو یہ بات یاد رکھنا کہ کسی بھی دواء کی حقیقی سمجھ اس وقت

حاصل ہوتی ہے جب آپ اس دواء کے پیدائشی مستقل پرانے 5 مریض سے ملیں گے،اور اس کا کیس نوٹ کریں نہ کریں۔آپ ادویہ کو کتابوں سے زیادہ مریضوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔اگر یہ طریقہ اختیار کریں گے تو آپ ہومیوپیتھک کے لیڈر اور لیجنڈ بن جائیں گے، ان شاء اللہ۔اور آپ کے لئے آسانیاں ہی آسانیں ہوں گیں

7 ریپرٹرائزیشن:

مریض کو سمجھنے کے بعد مریض کے کیس کو ریپرٹرائز کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔اس وقت آپ کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آپ کینٹ ریپرٹری کا اسلوب تحریر کو جانتے ہیں اور ہر باب میں کیا کیا لکھا ہے وہ بھی جانتے ہوں۔یہ جاننے کے لئے آپ کو کینٹ ریپرٹری کا مکمل مقدمہ اور بعد میں جو ابواب لکھے ہیں ان کا طریقہ کار جاننا ہوگا۔کم از کم 3 بار اسے پڑھ لیں۔اب آپ مریض کی کلیدی علامات اور اہم اہم علامات پر ایک دائرہ بنادیں۔کلیدی علامت سے مراد وہ علامت ہے جو ہمارے ذہن کو کسی ایک دواء کی طرف لے جائے۔اہم علامت وہ ہوتی ہے جو ہماری کسی دواء کی مرکزی یا کلیدی علامت ہو اور ہماری کتابوں میں اس پر بہت فوکس کیا گیا ہو، جیسا کہ مریض کا انتہائی ترتیب پسند ہونا (یہ نکس وامیکا کی مرکزی علامت ہے)، یا انتہائی صفائی پسند ہونا (یہ آرسینکم البم کی مرکزی علامت ہے)، یا انتہائی منفی سوچ کا مالک ہونا (یہ سلفر کی کلیدی علامت ہے)، مریض کا میٹھے کا شیدائی ہونا (یہ ارجنٹم کی کلیدی علامت ہے)، مریض کا نمک کا شیدائی ہونا (یہ نیٹرم میور کی کلیدی علامت ہے)، مریض کا کتے کی طرح گوشت کا شیدائی ہونا (یہ ہائیڈروفوبینم کی کلیدی علامت ہے)، تمام تکلیفات کا حرکت سے زیادہ ہونا (یہ برائی اونیا کی کلیدی علامت ہے)، تمام تکلیفات کا حرکت سے کم ہونا (رسٹاکس کی کلیدی علامت ہے)، مریض کا ناقابل ہضم اشیاء کو کھانا (سائیکوٹا کی اہم علامت ہے)۔مریض کا حاسد ہونا (ایپس کی)، اور مغرور ہونا (پلاٹینم کی)

اہم علامت ہے۔ مریض کو پیاس نہ لگنا پلساٹیلا کی اہم علامت ہے۔ اگر 100 مزاجی ادویہ کی کلیدی علامات اور اہم علامات کو جاننا ہے تو میرا 100 مزاجی ادویہ والا مضموں کم از کم 11 بار پڑھیں۔

8 گروپ بندی:

جب اہم علامات کی نشاندہی ہو جائے تو کسی ایک علامت کو پکڑ کر اس پر موجود تمام ادویہ کے گروپ کو نکالیں۔ جیسا کہ نا قابل ہضم اشیاء کھانے پر جتنی ادویہ موجود ہیں تو آپ ان کو کیس کے اخر میں لکھ لیں۔ یہ گروپ آپ کو کسی ریپرٹری سے ملے گا۔ میں کینٹ ریپرٹری استعمال کرتا ہوں۔ گروپ بناتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ گروپ میں صرف 100 مجرب مزاجی ادویہ ہی شامل ہوں۔ باقی سب ادویہ کو چھوڑ دیں۔

9 کلی مماثل دواء تک رسائی:

جب گروپ تیار ہو جائے، تو آپ نے اس گروپ کی چھانٹی کرکے اس ایک دواء تک پہنچنا ہے، جو مریض کی حقیقی بالمثل دواء بنتی ہے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے۔ ان تمام ادویہ کا کسی جامع مٹیریا میڈیکا سے مطالعہ کریں۔ جن جن ادویہ کی مرکزی علامات، اطراف، اور گرمی و سردی کے اعتبار سے مزاج متضاد ہوتا جاتا ہے، ان کو نکالتے جائیں۔ جو آخر میں بچے وہ ہی مریض کی دواء ہو گی، اور اسے چیک کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلا: اگر مریض کی آپ نے کسی ایک اہم علامت پر 10 ادویہ نکالیں ہیں تو ان آپ دیکھی کہ اگر آپ کا مریض دائیں جانب والا ہے تو آپ بائیں جانب والی تمام ادویہ کو نکال دیں۔ اگر آپ کا مریض سرد مزج ہے تو آپ گرم مزاج ادویہ کو نکال دیں۔

آخر میں جو ادویہ بچیں ان کر مرکزی علامت پر غور کریں،اور جس جس دواء کی مرکزی علامت آپ کے مریض میں موجود نہیں اس دواء کو نکال دیں۔اس طرح آخر میں صرف ایک ہی دواء بچے گی۔

10 تصدیق کا عمل:

اب جو دواء نکل آئے اس دواء کا کسی مٹیریا میڈیکا سے اچھی طرح سے آرام وسکون سے مطالعہ کریں۔اگر اکثر علامات بالمثل ہیں، دو یا تین ہی متضاد علامات ہیں، اور آپ کا دل خوشی سے باغ باغ ہو رہا ہے، توآپ درست دواء تک پہنچ چکے ہیں۔شفاء رب ذوالجلال کے دست قدرت میں ہے۔

11 چہرہ اور مزاج شناسائی:

جب دواء نکل آئے تو اللہ کا نام لئے کر دواء دیں۔ 72 گھنٹے یا سات دن بعد چیک کریں، اگر مریض 10 فیصد تک ٹھیک ہے، تو یہ مریض اس دواء کا دائمی اور مستقل مریض ہے۔یہ دواء اس کی مزاجی دواء ہے۔ایک دواء جو آپ نے کتاب میں پڑھی ہے۔ایک سامنے بولتی ہوئی دواء ہے جس کو آپ نے ابھی جانا ہے۔اب آپ مریض کی بیان کردہ علامات اور مٹیریا میڈکا میں لکھی علامات کو یاد کریں۔اس انسان کے چہرے، نین نقش، بولنے کا انداز، آپ کے ساتھ رویہ، اور بقیہ سب باتیں یاد کریں۔اس طرح آپ کو ایک دواء بہت ہی عمدہ طریقہ سے خوب یاد ہو چکی ہے۔اب دوبارہ جب کبھی اس دواء کا کوئی دوسرا مریض آئے گا تو آپ کے لئے بہت ہی آسانی ہو گی۔ جب آپ اس ہی دواء کے کم از کم 5 مریض دیکھ لیں گے تو آپ اس مزاج کے انسانوں کے چہرہ شناس بن جائیں گے۔ اب آپ کو اس دواء کے بارے میں پڑھنے اور اس قسم کے مریضوں کے کیس میں سر کھپائی کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ایک بار اس دواء کو ایسے یاد کریں کہ دوبارہ زندگی میں اس دواء کو پڑھنے کی ضرورت ہی نہ پڑھے۔یہ

بات یاد رکھنا کہ میرا بنیاد میتھڈ ''چہرہ شناسائی'' ہے۔اس کو حاصل کرنے کے لئے بہت محنت کرنی پڑھی ہے،مگر جب یہ حاصل ہو جاتا ہے تو تمام محنتیں ختم ہو جاتی ہیں اور مریضوں کی لائنیں لگ جاتی ہیں۔

اہم ترین بات: دوستو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ یہ اس وقت تک ہے جب تک آپ 100 کیس مکمل تسلی سے ڈیل نہیں کر لیتے۔جب آپ نے 100 کیس ڈیل کر لئے اور اکثر کیسوں میں کامیاب ہوئے تو آپ کا طریقہ کار بدل جائے گا۔وہ اس طرح کہ کیس کو مکمل نوٹ کرنے کے بعد آپ سب سے قبل یہ دیکھیں گے کہ کیا میں نے اس جیسی شکل و صورت والا انسان اپنی فیملی،اپنی دوستو اور اپنے مریضوں میں دیکھا ہے یا نہیں؟اگر دیکھا ہے تو اس کی وہ ہی دواء ہو گی جو اس جانے ہوئے کی دواء ہے۔(اس کو چہرہ شناسائی سے کیس حل کرنا کہتے ہیں)۔اگر چہرے سے معلوم نہ ہوسکے تو آپ اس کی زبان کو چیک کریں گے۔جب آپ زبان دیکھیں گے تو یاد کریں گے کہ ایسی رنگ اور زبان کی بناوٹ والی انسان میں نے پہلے دیکھا ہے یا نہیں؟اگر دیکھا ہے اور جو دواء ذھن میں آئی ہے،اس کی کچھ اہم علامات مریضوں میں موجود ہے،اس مریض کی بھی وہ ہی دواء ہو گی،جو دواء پہلے مریض کی تھی۔اس کو زبان شناسائی کہتے ہیں۔اگر زبان سے معلوم نہ ہوا تو آپ اس کا انداز کلام پر غور کریں گے۔آپ یاد کریں گے کہ ایسا انداز کلام میں نے پہلے کسی انسان کا سنا ہے یا نہیں؟اگر سنا ہے تو اس کی جو مزاجی دواء بنتی تھی اس کی بھی وہ ہی دواء ہو گی۔مگر ان تینوں صورتوں میں کچھ علامات کی تصدیق کرنا ضروری ہوتی ہے۔ایسا نہ ہو کہ آکی چہرہ شناسائی،زبان شناسائی یا طرز کلام شناسائی میں غلطی ہو جائے۔یہ تین طریقہ بہت تیز ہیں۔ان سے بہت جلدی کیس حل ہو جاتا ہے۔یہ اصل کامیابی ہے۔اگر ان تینوں طریقوں سے بھی مریض کا مزاج معلوم نہ ہوسکے تو چوتھا طریقہ یہ ہے کہ مریض کی علامات میں سے کوئی ایسی علامت نکالیں جو 100 ادویہ میں سے کسی ایک میں ہی ہو۔اس کو منفرد اور کلیدی علامت کہتے ہیں۔جو دواء نکلے اس کی بقیہ علامات کو مریض کی علامات سے ملا کر چیک کریں۔ اگر بالمثل ہیں تو آپ کلیدی علامت کی مدد سے ٹھیک پہنچے ہیں۔اگر آپ 100 ادویہ کو 100 کیسوں کی مدد سے جان چکے ہیں تو آپ کو اپنے موجود کیس میں ضرور مل

جائے گی۔ اسے کلیدی علامت سے کیس حل کرنا کہتے ہیں۔ اگر آپ کا علم، تجربہ، مشاہدہ بہت ہی کم ہے تو ان چاروں سے کیس حل نہ ہو سکے گا۔ تو آپ کو اب پانچواں ہی طریقہ کار اپنانا ہوگا۔ وہ اہم علامت پر گروپ بندی کا طریقہ کار ہے۔ اس کا اوپر مکمل ذکر ہو چکا ہے۔ یہ پانچواں طریقہ کار شاگردوں اور مبتدئین کا ہے۔ پہلے چار طریقے استادوں اور تجربہ کار لوگوں کے ہیں۔ ان شاء اللہ، اگر آپ گروپ بندی والے طریقہ کار سے کم از کم 100 کیس ڈیل کر لیں گے تو آپ میں بھی چہرہ، زبان، انداز کلام، اور منفرد علامات سے کیس کو فورا حل کرنا آجائے گا۔ ہمت نہ ہارنا۔

نیز یہ بھی یاد رکھنا کہ ان تمام طریقوں سے مقصود مریض کی مزاجی دواء تک رسائی ہے۔

یہ گیارویں والی سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے نام مبارک پر 11 نکات پر مشتمل Mood Method ہے۔ Mood Method کی انتہاء چہرہ شناسی ہے۔ ادویہ کو کتابوں سے کم اور ان ادویہ کے دائمی مریضوں سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ اصل کامیابی اور سب سے بڑا شارٹ کٹ راستہ ہے۔ اللہ آپ سب کو نصیب کرے۔

کیس کو حل کرنے کے کچھ طریقوں کا بیان

1. امراض کے نام پر دواء تلاش کرنا:

یہ طریقہ اس طرح ہے کہ : مریض کی بیماری کو لے کر یہ دیکھا جائے کہ یہ بیماری کن کن ادویہ میں موجود ہے۔ان میں سے جو دواء مریض کی علامات کے مطابق ہو اسے دیا جائے۔ اس کے لئے نسخہ جاتی کتابوں کی ضرورت پڑتی ہے۔یہ وہ طریقہ کار ہے جس کو میں نے سب سے قبل استعمال کیا تھا۔ہر سٹوڈنٹ اور ڈاکٹر شروع میں اس ہی طریقہ کو استعمال کرتا ہے۔یہ طریقہ ہومیوپیتھی اصول اور فلاسفی کے بالکل خلاف ہے۔آج کل نسخہ جاتی کتابوں جو کھی جارہی ہیں،ان کا تعلق اس ہی طریقہ کے ساتھ ہے۔ میں نے بھی 3 نسخہ جاتی کتابیں خریدیں تھی۔ دو کیس حل کرنے کے بعد جب فلاسفی کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے معلوم ہے کہ طریقہ کار غلط ہے، تو ان نسخہ جاتی کتب کو ردی میں دے دیا۔ یہ طریقہ بالکل ناکام ہے۔ ہومیو میں دواء کا انتخاب بیماری پر نہیں بالکل بیمار کی مجموعی علامات اور مزاج پر ہوا کرتا ہے۔ عصر حاضر میں ابھی بھی یہ طریقہ کار رائج ہے۔اسے بیماری کے نام پر دواء دینا کہتے ہیں۔ ہمارے ہر لیجنڈ اور ہیرو نے اس سے منع کیا ہے۔اکثر اوقات یہ ہوتا کہ کہ جس مریض کہ دواء جس بیماری کے نام پر ہم تلاش کر رہے ہوتے ہیں، تو اس بیماری پر ذکر کردہ ادویہ کی لسٹ میں مریض کی اصل دواء کا نام نہیں ہوتا جو مریض کی حقیقی دواء بنی ہے۔ اس لئے کہ ہمارا ہر مٹیریا میڈیکا اور ریپرٹری ادھوری ہے۔ نیز بعد دفع ایسا ہوتا ہے کہ اس بیماری پر اتنی زیادہ ادویہ موجود ہوتی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک دواء کا انتخاب مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ میرا پہلا طریقہ تھا۔

2. مجموعی علامات سے کیس کو حل کرنا:

دماغی علامات (اچھی بری صفات اور سوچ پر غالب چیز)، کھانے پینے میں خواہش و نفرت، بھوک وپیاس، اطراف (دائیں جانب یا بائیں جانب)، مزاج (سرد مزاج یا گرم مزاج)، وقت، اور کمی وزیادتی کے مجموعہ کے بنیاد پر دواء کا انتخاب کیا جائے۔ کرانک امراض میں دواء کو صرف 100 مزاجی ادویہ سے تلاش کیا جائے۔ یہ میرا شروع کا کامیاب اور پسندیدہ طریقہ ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعہ سے تقریب 20 کیس حل کئے۔ اس کے بعد اس طریقہ کار کو اس لئے ترک کر دیا کہ اس میں ٹائم زیادہ لگتا ہے۔ اس طرح کہ 100 ادویہ کا شروع سے آخر تک مطالعہ کرکے مریض کی درست اور کلی مماثل دواء کو نکالا جائے۔ اس سے ادویہ یاد بھی ہو جاتی ہیں اور اعتماد میں اضافہ بھی بہت ہوتا ہے۔ اس طریقہ پر کم از کم 6 ماہ کام کرنا چاہیئے۔ دوستو یہ بات یاد رکھیں کہ جتنے بھی کامیاب طریقہ ہیں وہ سب اس ہی طریقہ کے ارد گرد گومتے ہیں ۔ یہ ہی تمام کامیاب طریقوں کی اصل ہے۔ جب اس طریقہ پر عبور حاصل ہو جائے، اور 100 ادویہ اچھی طرح سے یاد ہو جائیں تو اس طریقہ کار کو الوداع کریں۔ اس لئے کہ اس میں ٹائم بہت زیادہ لگتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ کم از کم 20 کیس اس طریقہ سے حل کرکے اس کو ترک کر دیں۔ جب میں نے اس طریقہ کار کو اپنایا تھا تو میں ایک ایک کیس حل کرنے کے لئے کاشی رام کا مکمل مٹیریا میڈیکا پڑھا کرتا تھا۔ یہ جو 100 ادویہ کی قید لگائی ہے۔ یہ صرف آپ کی آسانی کے لئے ابھی میں نے لگائی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ، میں ابھی تک ان 100 ادویہ سے باہر نہیں گیا۔ ہر کرانک کیس ان سے ہی حل ہو جاتا ہے۔ دوستو مجھے آج بھی میرا یہ پورانا طریقہ کار بہت اچھا لگتا ہے۔ مگر آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرا دوسرا طریقہ کار تھا۔

3. گروپ بندی سے کیس کو حل کرنا:

مریض کی مجموعی علامات سے کسی ایک ایسی اہم علامت کو لیا جائے جس پر ہماری کسی دواء میں فوکس کیا گیا ہو۔ یہ مریض کی مرکزی علامت ہو۔ مرکزی علامت سے مراد یہ ہے کہ ایسی علامت جس کے ارد گرد دوسری علامات گردش کریں۔ یہ علامت اور بہت سی علامات کا سبب بنے اور وہ علامات اس ایک علامت کی مسبّب بنیں۔ یہ علامت یقینی ہونی چاہیئے۔اس میں ذرابرابر بھی شک نہ ہو۔ یہ نمایاں اور شدید ہونی چاہیئے۔ مریض اور معالج دونوں کو آسانی سے اس کا علم ہو۔ یہ علامت ہماری کسی دواء کی کلیدی یا اہم ترین علامت ہو۔ پھر کینٹ ریپرٹری کی مدد سے اس علامت پر موجود جتنی ادویہ کا گروپ ہے، اس کو لکھا جائے۔ یہ گروپ صرف 260 ادویہ سے بنانا چاہیئے۔ یہ گروپ عموما 10 سے 20 ادویہ کا بنتا ہے۔ پھر اس گروپ کی ادویہ کے اطراف اور مزاج (گرم وسرد) کے ذریعہ سے چھانٹی کریں۔آخر میں جو دو، چار ادویہ بچ جائیں، تو اس میں کسی ایک ایسی دواء کا انتخاب کریں، جو مریض کی علامات کے زیادہ سے زیادہ قریب تر ہو اور کسی بھی علامت میں بالکل مخالف اور متضاد نہ ہو۔ وہ دواء مریض کی حقیقی مماثل دواء ہوگی۔ یہ نیش لیڈر کا طریقہ کار ہے۔ میں نے نیش لیڈر کے مٹیریا میڈکا سے اس طریقہ کی اہمیت کو جانا۔ حالانکہ یہ طریقہ کار کینٹ اور جارج وتھالکس بھی استعمال کرتا ہے۔انہوں نے ادویہ کی گروپ بندی ریپرٹری کی مدد سے نہیں بلکہ اپنے تجربات کی بنیاد پر کی ہے ۔ یہ بھی بہت اچھا طریقہ ہے۔ مگر یہ اس کے لئے ہے جو دوسرے طریقہ کو اچھی طرح سے سمجھ چکا ہو۔ الحمد للہ نیش لیڈر سے سیکھنے کے بعد میں نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ یہ بہت اچھا شارٹ کٹ ہے۔اس سے دواء کا انتخاب جلد اور یقینی ہوتا ہے۔ میں نے اس طریقہ کار پر کم از کم 6 ماہ کام کیا ہے۔ بہت فائدہ حاصل ہوا۔ مگر اس کو بھی الوداع کرنا پڑا۔اس لئے کہ اس میں بھی محنت ووقت زیادہ لگتا ہے۔ یہ میرا تیسرا طریقہ کار تھا۔ اس کو چھوڑنے کی ایک وجہ یہ بھی بنی کہ کچھ کیس اس طریقہ کار سے حل ہی نہیں ہو پا رہے تھے۔اس لئے اس کو بھی الوداع کرکے مزید ترقی کی اور اس سے بھی آسان طریقہ کار نکالا وہ "کلیدی علامات سے کیس حل کرنا" ہے۔اس پر آگے بات آرہی ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ رپرٹری کی بنیاد بھی یہ ہی گروپ بندی ہے۔

میں اس جگہ آپ سب کو ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے احباب کا گروپ بندی کرنے کا ایک غلط طریقہ کار بھی ہے۔اس میں ناکامی زیادہ اور محنت بھی زیادہ ہے۔ وہ یہ کہ مریض کی مجموعی علامات پر جتنی بھی ممکنہ ادویہ بن سکتی ہیں ان کو نکالا جائے۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ اس مجموعہ میں سے زیادہ مناسب کون سی دواء ہو گی۔ یہ ناکام طریقہ ہے۔

4. کلیدی علامت کی مدد سے کیس کو حل کرنا:

کلیدی علامت سے مراد کیس میں موجود کوئی ایسی علامت جو 100 میں سے صرف ایک ہی دواء میں موجود ہو۔ وہ علامت کسی دوسری دواء میں موجود نہ ہو۔ اگر ہو تو ایسی نہ ہو جس طرح اس دواء میں موجود ہے۔ جب کیس میں ایسی علامت موجود ہو تو فورنا اس دواء کو چیک کریں، کہ باقی علامات بالمثل ہیں یا نہیں ؟۔ اگر باقی اہم علامات بھی بالمثل ہو تو آپ کلیدی علامت کی مدد سے درست دواء تک پہنچے ہیں۔ اگر باقی علامات بالمثل نہ ہو یا مخالف ہو تو آپ غلط دواء تک پہنچے ہیں۔ یہ بھی میرا پسندیدہ طریقہ ہے۔ الحمد للہ کافی عرصہ تک میں صرف اس ایک طریقہ کار کی مدد سے کرانک کیسز حل کرتا رہا۔ جو کیس ''گروپ بندی سے حل نہیں ہو رہے تھے وہ ''کلیدی علامات'' سے حل ہو جایا کرتے تھے۔ یہ طریقہ تیسرے طریقہ سے آسان، اور کم محنت طلب تھا۔ میں نے ہر دواء کی کلیدی علامات کو تلاش کرنے میں بفضلہ تعالی بہت محنت کی ہے۔ الحمد اللہ میں اہم ادویہ کی کلیدی علامات کو جاننے میں کامیاب ہوا ہوں۔ 100 مزاجی ادویہ والا مضموں ان ہی کلیدی علامات کا احاطہ کرنے کے لئے لکھ رہا

ہوں۔اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ پورا کرے اور حق کی توفیق عطاء کرے۔اس سے اپنے مخلوق کو نفع دے۔ میری نجات کا سبب بنائے۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

سب سے اہم یہ بات یاد کھیں کہ اس طریقہ کار کو آپ کبھی بھی چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ میں ابھی بھی بہت سے کیس اس ہی طریقہ کار سے حل کرتا ہوں۔ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ یہ ہر کامیاب ڈاکٹر کا طریقہ کار ہے۔ پہلے تمام طریقوں سے گزر کر آپ نے اس تک آنا ہے۔ مگر شروع ہی اس سے نہیں کرنا بلکہ پہلے پہلے طریقے اپنائی پھر اس تک آجائیں۔

5. چہرہ اور زبان شناسی (جسمانی ساخت)

انسان کا چہرہ اس کی مکمل دماغی حالت، اس پر غالب صفت، اس کی سوچ کا مرکز، بلکہ تمام دماغی علامات کو بیان کرتا ہے۔اس لئے چہرہ تمام دماغی علامات، خواہش و نفرت، کمی زیادتی، اطراف، مزاج، اور وقت سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ طریقہ اس طرح ہے کہ آپ نے کسی مریض کو دیکھا اور اس کے چہرے پر غور و فکر کیا۔آپ یہ سوچیں کہ آپ نے اس طرح کے چہرے والا انسان کبھی دیکھا ہے۔ اگر دیکھا ہے تو پہلے انسان کی جو دواء بنتی ہے۔ وہ ہی اس دوسرے انسان کی دواء بنتی ہے۔ یہ ایک کہنہ مشق پرانے ڈاکٹر کا طریقہ ہوتا ہے۔ یہ اصل کامیابی اور سب سے شارٹ کٹ ہے۔ یہ آخری طریقہ کار ہے۔اس سے اوپر کچھ بھی نہیں۔ یہ سب سے زیادہ آسان ہے۔ یہ اس شخص کا طریقہ کار ہے جو پہلے تمام طریقوں کو اچھی طرح سے جان چکا ہو۔ میں آج کل اس ہی طریقہ پر عمل اور کام کر رہا ہوں۔اللہ آپ سب کو یہ طریقہ کار عطاء فرمائے۔ مگر شروع امر میں اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔جب آپ ایک ہی مزاج کے 5 انسانوں کی شکل زبان اور انداز کلام دیکھ لیتے ہیں تو وہ مزاج آپ میں راسخ ہو جاتا

ہے۔ یہ پرسنیلٹی اور شخصیت کو جاننے کا نام ہے۔ جارج وتھالکس نے اس پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ نیز اس کو جسمانی ساخت کے مطابق دواء دینا بھی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ سب نے کلکیریا کارب کے بارے پڑھا ہوا ہے۔ اس کا پہلا قدم ہنیمن کا ہے، دوسرا قدم جارج وتھالکس کا ہے، اور تیسرا قدم میرا ہے۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

نوٹ: اوپر والی میرے ذاتی آزمودہ طرق ہیں۔ آگے جو جن کا ذکر کرنے لگا ہوں، وہ میرے نہیں ہیں۔ ان کا ذکر اس لئے کر رہا ہوں تاکہ آپ ان سے دور رہیں۔

6. مرکب طریقہ کار:

سب سے قبل مریض کی دواء کو مرض کے سبب سے حل کی جائے۔ اگر اس سے مریض کی دواء تک رسائی نہ ہو تو مریض سے یہ سوال کیا جائے کہ آپ اپنی منفرد اور عام لوگوں سے ہٹ کو جو علامات ہیں ان کا ذکر کریں۔ جب وہ ذکر کرے تو اس کی انفرادی علامات سے مریض کی درست دواء تک رسائی حاصل کرکے کیس حل کریں۔ اس گر اس سے بھی کیس حل نہ ہو تو مریض کی دماغی علامات کو مکمل نوٹ کرے کے اس کے مطابق دواء لا کر کیس حل کریں۔ اگر اس سے بھی کیس حل نہ ہوت مریض کی علامات کا وقت اور ان کی کمی وزیادتی کو نوٹ کرکے اس کے مطابق دواء تلاش کرکے کیس حل کریں۔ یہ طریقہ بھی اچھا ہے۔ مگر پہلے مریض کا مکمل کیس نوٹ کریں پھر اس طریقہ کار کو آزمائیں۔ مگر دوستو میں نے اس طریقہ کار پر کبھی بھی عمل نہیں کیا۔ یہ طریقہ کار اصل میں چار طرق کا مجموعہ ہے۔ یہ میرے بہت ہی پیارے دوست صفدر علی ظافر صاحب کا ہے۔ وہ 20 سال سے اس پر عمل کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ ان کا مطالعہ اور گرفت بہت عمدہ ہے۔ وہ ہومیو پیتھک کا سرمایہ ہیں۔

7. علامات پر دواء دینا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کو مکمل سمجھے بغیر صرف اس کی کچھ علامات کو دیکھ کر دواء کا انتخاب کیا جائے۔ مریض کو کچھ جزوی طور پر آرام آجائے۔ دوسری بار پھر جب مریض آئے تو مریض کو مکمل سمجھے بغیر مزید کچھ علامات پر دواء دی جائے۔ تیسری بار پھر جب آئے تو اس کو جزوی طور پر کچھ فائدہ ہو، تو پھر مریض کو کماحقہ سمجھے بغیر مزید کچھ علامات پر دواء دی جائے تو کچھ جزوی فائدہ ہو۔ اس طرح مریض کو سمجھے بغیر ہر بار علامات پر دواء دی جائے اور جزوی فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہ ہمارے 95% ہومیوڈاکٹرز کا طریقہ کار ہے۔ یہ غلط طریقہ کار ہے۔ اسی وجہ سے ہومیوپیتھک کے بارے مشہور ہے کہ ہومیوپیتھک دواء سے تب آرام آتا ہے جب مریض قبر میں چلا جائے۔ یہ طریقہ میں نے کبھی بھی نہیں اختیار کیا۔ مجھے اس سے سخت نفرت ہے۔ جب میں نے فلاسفی پڑھی تھی تب ہی اس طریقہ کا غلط ہونا اللہ نے مجھ پر ظاہر کر دیا تھا۔

علامات پر دواء دینے کا مطلب امراض پر دواء دینا ہے۔ امراض کے نام پر دواء دینا ہومیوپیتھک اصول کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے کہ ہومیو میں مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ دواء کا انتخاب بھی مریض کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ یہ علامات پر دواء کا انتخاب مریض کی بنیاد پر نہ ہوا۔ میں نے شروع میں ہی اس طریقہ کار پر غور و فکر کر کے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے کہ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ مریض کی بنیاد پر دواء دیں۔

8. راجن شنکرن کا طریقہ کار یہ ہے کہ:

مرض کا سبب، مرض کی جگہ، مرض کی کمی وزیادتی کے اسباب اور احساسات کی بنیاد پر دواء کا انتخاب کیا جائے۔ میں نے اس کو آزمایا ہے۔ یہ اکیوٹ میں کچھ حد تک کامیاب ہے مگر کرانک میں اکثر ناکام ہوتا ہے۔ اس لئے یہ طریقہ کار نامکمل ہے۔ نیز یہ کہ اس طریقہ کی بنیاد مرض پر ہے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہومیو میں مرض کا نہیں بلکہ مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ میں اکیوٹ میں بھی یہ کوشش کرتا ہوں کہ مریض کو اکائی مان کر کسی ایسی علامت کو تلاش کیا جائے جو میری 37 ادویہ میں سے کسی ایک میں موجود ہو، اور باقی علامات کی تصدیق کرلوں۔ میں نے اس طریقہ کو اکیوٹ امراض میں آزمایا اور اچھا پایا۔ مگر اکیوٹ میں بھی میں کلید علامات کے طریقہ کار کو زیادہ اہمت دیتا ہوں۔ میں نے اکثر اکیوٹ کیسز بھی کلیدی علامات کے طریقہ سے حل کئے ہیں۔ اس پر بھی کبھی بات ہوگی۔

9. کسی ریپرٹری کی مدد سے کیس کو حل کرنا۔

اس طرح کہ مریض کی تمام علامات کو سوفٹ وئر میں ڈالیں۔ جن ادویہ کا مجموعہ سامنے آئے ان میں سے جو زیادہ مناسب اور مریض کی علامات کے قریب تر لگے اس کو دیا جائے۔ بہت سے لوگوں کا یہ طریقہ کار ہے۔ یہ غلط اور نامکمل طریقہ کار ہے۔ اکثر کیسوں میں ناکامی اور کنفیوزن ہو جایا کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری تمام ریپرٹریز ناقص ہیں۔ اکثر ادویہ کی علامات کم ہی ملتی ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی ادویہ کی علامات زیادہ اور چھوٹی ادویہ کی بہت کم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر ادویہ کی آزمائش مکمل نہیں ہوئی۔ آپ کو سلفر کی علامات تو کافی ملیں گیں مگر سمبوکس اور سلفیورک ایسڈ کی علامات نہیں ملیں گیں۔ اس لئے اس طریقہ پر انحصار کرنا کم فہمی اور ناکامی کو دعوت دینا ہے۔

میں بیماریوں کو اس لئے اصل نہیں مانتا کہ ہر مزاج کا انسان بغیر کسی بیماری کے بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔ ہم پر لازم ہیں کہ ہم اپنے قرب وجوار موجود ہر انسان کا مزاج جانیں۔ تاکہ کہ جب اس کو کوئی بھی بیماری لگے تو ہم اس کو دواء دے سکیں۔ اس طرح ایک گریفائیٹس ایک بیماری کے ساتھ آئے، دوسرا گریفائیٹس دو بیماریوں کے ساتھ آئے، تیسرا گریفائیٹس ۱۰ بیماریوں کے ساتھ آئے تو تینوں کی دواء گریفائیٹس ہی ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیماری کا بالکل اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ گریفائیٹس مزاج کے لوگوں کو عموما کس قسم کی بیماریاں لگتی ہیں۔ اس لئے ہر مزاج کے کے انسان کی بیماری کو یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں نے تشخیص کا دارومدار دماغی علامات، خواہش و نفرت، علامات عامہ، اور چہرہ پر رکھا ہے۔ اس لیے یہ سب مشترقہ ہوا کرتی ہیں۔

ماجد حسین صابری

03494143244

Monday, 22 June, 2020

اگر آپ کو مضمون اچھا لگے تو اپنے دوستو کو اس کا تعارف ضرور کروانا، اپنی فیس بک پر شئر بھی کرنا، اور مجھے دعا میں یاد رکھنا۔ شکریہ !